پاتا تھا۔ دونوں اندر ہی اندر اس آگ میں 118 جل رہے تھے۔ یہ لاک ڈاؤن جہاں کئی پریشانیاں اور مصیبتیں لے کر آیا تھا وہیں اس نے دو معصوم دلوں کو بھی ملایا تھا۔ آخر یہ لاک ڈاؤن بھی کب تک جاری رہتا ایک نا ایک دن اسے ختم ہی ہونا تھا۔ شہزاد کو نہ چاہتے ہوئے بھی واحد کا گھر چھوڑ کر اپنے گھر لوٹنا پڑا۔ اب تو شہزاد کی کیفیت کسی شاعر کے اس شعر کی مانند تھی۔

اب اس سے بڑھ کر گناہِ عاشقی کیا ہوگی
جب رہائی کا وقت آیا تو پنجرے سے محبت ہو چکی تھی

اور آج بھی شہزاد اور ماہ رخ دونوں اپنے اپنے حصار میں قید اپنی محبت پہ قائم ہیں۔

☆☆☆